حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک جدید کا اثر ملکی فضا پر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جو تحریک بھی جماعت احمدیہ کے لئے فرماتے ہیں۔ اس کے القائے ربانی ہونے کا جہاں ایک بہت بڑا ثبوت یہ ہوتا ہے۔ کہ وُہ جماعت احمدیہ میں غیر معمولی بیداری اور سرگرمی پیدا کر دیتی ہے۔ اور وُہ تمام مشکلات اور رکاوٹوں کو مردانہ وار عبور کرتی ہوئی نہایت سرعت کے ساتھ ترقی اور کامیابی کی منازل طے کرتی چلی جاتی ہے وہاں یہ بھی ہے۔ کہ اس کے متعلق فضاء میں ایک ایسی لہر پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ دوسرے لوگ بھی اس سے متاثر ہُوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اور وُہ بھی اپنے اپنے رنگ میں اس سے مستفیض ہونے کے لئے جدوجہد شروع کر دیتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ہم اس وقت تحریک جدید کے بعض پہلو پیش کر کے بتانا چاہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے علاوہ دوسرے حلقوں میں بھی انہوں نے کیا اثر پیدا کیا۔ اور کس طرح انہیں مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔

کچھ عرصہ سے ہندوستان میں سینما کی لعنت جس سرعت سے پھیل رہی۔ اور جس قدر افسوسناک بلکہ شرمناک نتائج پیدا کر رہی ہے۔ ان کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مالی نقصان کے علاوہ اخلاقی طور پر بھی یہ لعنت نہ صرف مردوں کو بلکہ عورتوں تک کو بھی روز بروز انتہائی تباہی اور بربادی کے بالکل قریب کرتی جا رہی ہے۔ مگر کسی کو اس کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت نہ ہوئی تھی کہ آج سے چار سال قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی جماعت کے متعلق یہ اعلان فرمایا۔ کہ تین سال تک کوئی احمدی سینما نہ دیکھے۔ اگرچہ پہلے بھی بہت کم ایسے احمدی ہوں گے۔ جو سینما دیکھنے کے عادی ہوں۔ لیکن اس اعلان کے بعد ہر احمدی نے اس کا دیکھنا اپنے اُوپر حرام کر لیا۔ اور اب تو اس کے دیکھنے کی مستقل ممانعت کا اعلان حضور نے فرما دیا ہے۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ حضور کے ارشاد پر عمل کرتی ہوئی سینما کے اخلاقی اور مالی نقصانات سے محفوظ ہو گئی ہے۔

اس تحریک کو دوسرے حلقوں میں بھی قبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ انہیں اس میں کامیابی ہو۔ یا نہ ہو۔ لیکن اس میں کیا شبہ ہے کہ ان کی خواہش ہے۔ کہ سینما کی لعنت سے جس طرح بھی ممکن ہو۔ لوگوں کو محفوظ رکھا جائے۔ اور اس کے لئے باقاعدہ جدوجہد کی جا رہی ہے۔ اس بارے میں تازہ اطلاع یہ ہے۔ کہ ڈیرہ دون میں ہندو خواتین کی کانفرنس جو حال میں ہوئی۔ اس میں سینما دیکھنے کے خلاف پر زور آواز بلند کی گئی ہے۔

تحریک جدید کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک خاص ارشاد یہ ہے کہ ہر احمدی کو خواہ وہ کسی درجہ اور پوزیشن کا ہو۔ نہ صرف اپنے گھر کے چھوٹے موٹے کام بعض اوقات اپنے ہاتھ سے کرنے چاہئیں۔ بلکہ رفاہ عام کے کاموں میں بھی حصہ لینا چاہیئے۔ اور دوسرے لوگوں کے دوش بدوش کام کرنا چاہیئے حضور نے یہ صرف ارشاد ہی نہیں فرمایا بلکہ اس پر بذاتِ خود عمل بھی فرمایا چنانچہ قادیان میں آمدورفت کے ایک ایسے رستہ کو عمدہ حالت میں بنانے کے لئے جو عام طور پر غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کے استعمال میں آتا ہے۔ حضور نے کئی بار کدال لے کر اپنے ہاتھوں سے مٹی کھودی۔ اور پھر مٹی کی ٹوکری اٹھا کر اپنے خدام کے ساتھ اس کام میں شرکت فرمائی۔ اسی طرح آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ایک رستہ ہموار کرنے میں حصہ لیا۔ اور خود مٹی اٹھا کر ڈالی۔

غرض اس بارے میں حضور کا قول اور فعل جماعت احمدیہ کے لئے خضر راہ ہے۔ اور ہر احمدی حضور کے اس ارشاد پر عمل کرنا اپنے لئے باعث خیر و برکت سمجھتا ہے چنانچہ قادیان میں۔ اور بعض بیرونی مقامات میں ہماری جماعت کے ہر طبقہ کے لوگ رفاہ عام کے کاموں اور خصوصاً رستوں کی صفائی وغیرہ میں پوری دلچسپی کے ساتھ کئی سال سے حصہ لے رہے ہیں۔

اب اس نہایت مفید تحریک کی طرف دوسرے لوگ بھی متوجہ ہو رہے ہیں چنانچہ امرتسر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں اسسٹنٹ ورکرز یونین کی ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو کی رہنمائی میں ایک جتھا کوچہ لالہ والا اور کٹڑہ اہلووالیا میں صفائی کرے

جتھے میں ڈاکٹر سنت رام سیٹھ ایم۔ ایل۔ اے سردار کشن سنگھ میونسپل کمشنر۔ حکیم سکندر خفر اور دیگر میونسپل کمشنر اور شہر کے دیگر معتدد اصحاب شامل ہوئے۔

(ملاپ ۳ جنوری)

اسی طرح اخبارات میں اعلان کیا گیا ہے کہ لاہور کے لوگوں میں صفائی و صحت کی ضرورت کا احساس اور شہریت کا پاس پیدا کرنے کی غرض سے ۱۵ جنوری کو سنٹرل ریٹ پیرز۔ ایسوسی ایشن کیطرف سے ایک دلچسپ مہم کا آغاز کیا جائیگا والنیٹرز کا ایک جتھا مشتمل بر ڈاکٹر گوپی چند بھارگو لیڈر پنجاب کانگرس اسمبلی پارٹی ڈاکٹر ستیہ پال صدر پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی۔ لالہ دونی چند بیرسٹر لاہور۔ ڈاکٹر نہال چند سکرٹری۔ پروفیسر عبد الحمید خان۔ مسٹر دی این بھنی ایڈووکیٹ اور دیگر اصحاب ٹوکریاں جھاڑو۔ کھرپے، بالٹیاں وغیرہ صفائی کے سامان سے لیس ہو کر جلوس کی شکل میں صفائی کے متعلق نظمیں گاتے ہوئے مارچ کریں گے۔ اس مقصد کے لئے شہر کا ایک خاص حصہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔ یہ والنیٹرز گلیوں کی صفائی کرینگے اس مطلب کے لئے پوسٹر اور اپلیں شہر کے اس حصہ میں دیواروں پر لگائیں گے"۔

(احسان ۵ جنوری)

معزز شہریوں میں اس قسم کی تحریک کا پیدا ہونا جہاں ہمارے لئے اس وجہ سے خوشی اور مسرت کا موجب ہے کہ اس میں عام پبلک کی خدمتگذاری کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ وہاں اس لحاظ سے بھی باعث فرحت ہے کہ اس تحریک کی ابتدا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمائی۔ جسے جماعت کے علاوہ دوسرے حلقوں میں بھی خاص قبولیت حاصل ہو رہی ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو نزلہ اور کھانسی کی شکایت ابھی باقی ہے اگرچہ پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

بابو ممتاز علی خان صاحب سٹور کیپر بورسٹل جیل لاہور کے چھوٹے بھائی بابو رشید احمد خان صاحب اور سیر رزاک کی تقریب رخصتانہ آج بعد نماز عصر عمل میں آئی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی اور دعا کی۔

ملا عنایت اللہ احراری اور عبد الرب پٹھان میں جھگڑا

قادیان ۷ جنوری۔ سنا گیا ہے کہ کل رات ملا عنایت اللہ احراری اور عبد الرب پٹھان کے از سری پارٹی میں کسی بات پر سخت چپقلش ہوئی۔ اور نوبت ہاتھا پائی تک پہونچی اور معاملہ پولیس تک گیا۔ سنا گیا ہے ملا عنایت اللہ نے پولیس میں یہ بیان دیا ہے کہ عبد الرب سے میں مذہبی گفتگو کر رہا تھا کہ اس نے مجھ پر حملہ کر دیا اور بائیں آنکھ پر ضرب لگائی۔ پھر میرے آدمیوں نے اسکو پکڑ لیا۔ مجھے اس سے خطرہ ہے۔ مگر میں اس معاملہ کو درگزر کرتا ہوں۔

عبد الرب کا بیان یہ سنا گیا ہے کہ مذہبی گفتگو میں ملا عنایت اللہ نے سخت کلامی کی وہی الفاظ میں نے اس کے متعلق دہرائے۔ اس پر اس نے مجھ پر حملہ کر دیا۔

معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں حاجی عبد الرحمن بٹالوی یہاں آیا اور ملا عنایت اللہ وغیرہ سے ملا (رپورٹر)

شانِ محمود

پھرتے سر میں مرے یارب وہ ہوائے محمود
جو ہر اک سمت نظر آئے لقائے محمود

ہے وہی حق کی رضا جو ہے رضائے محمود
نغمہ سازِ حقیقت ہے ندائے محمود

رہتا ہے بابِ اجابت بھی سدا چشم براہ
پیش رحمان ہے وہ مقبول دعائے محمود

پوچھئے مجھ سے مسیحا نفسی محمود
پھر وہ مرتا ہی نہیں جسکو جلائے محمود

حسن ظاہر میں وہ پایا ہے جلال اور جمال
خیرہ ہر چشم ہو جب آنکھ اٹھائے محمود

رعبِ اجلال سے محمود کے ہوگا مرعوب
اب جو غزنی سے کبھی ہند کو آئے محمود

اپنے محمود کا یارب وہ بنا مجھ کو ایاز
قبر سے بھی نکل آؤں جو بلائے محمود

کاش دیکھیں وہ یگانے جو ہوئے بیگانے
بارش رحمت حق رنگ فضائے محمود

آنکھیں کھل جائیں نظر آنے لگے نار و نور
سُرمہ بن جائے جو خاک کفِ پائے محمود

قادیانی کی دعا تجھ سے یہی ہے یارب
کوئی نظروں میں سمائے نہ سوائے محمود

خاکسار حکیم علی خاں قادیانی رامپور سٹیٹ یو۔پی

قبر مسیح علیہ السلام کے اعلان کے متعلق کلکتہ سے ایک آواز

حضرت صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد کا رجسٹرڈ مکتوب میرے پاس مع پندرہ روپے کے پہونچا ہے۔ جو انہوں نے قبر مسیح کے اعلان کے متعلق لکھا ہے۔ اس خط سے خاندان نبوت کے اس درخشندہ گوہر کی روح عمل کی مستعدی نمایاں ہے۔ میں احباب میں اس روح کو پیدا کرنے کے لئے بلاکم و کاست اس مکتوب کو شائع کر دیتا ہوں۔ اس تحریک میں اب صرف چھ اور مخلصین کی ضرورت ہے وہ آگے بڑھیں اور قبل اس کے کہ میں صاحبزادہ صاحب کا مکتوب شائع کروں میں قادیان کے مخلص دوستوں کو مخاطب کر کے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ میرے کان آپ لوگوں کی آواز سننے کے لئے بے قرار ہیں۔ قادیان جو مہبط رسول ہے اور جہاں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی پہلی آواز دنیا کے لئے بلند ہوئی یہاں کے ساکنین کا فرض ہے کہ وہ قبر مسیح علیہ السلام کے اعلان کی بقیہ کمی کو پورا کر دیں۔

عرفانی

صاحبزادہ صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

مکرمی و محترمی شیخ صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ابھی اخبار میں میں نے آپ کا مضمون مسیح علیہ السلام کی قبر کی بابت پڑھا۔ اور اسی وقت میں پندرہ روپے اپنی طرف سے ارسال کر رہا ہوں۔ میں چونکہ دور ہوں۔ اور مجھے اطلاع بھی دیر سے ملی ہے۔ اس لئے شائد یہ رقم دیر سے پہونچے۔ مگر میں نے اپنی ذمہ داری ادا کرنے کے لئے ایک منٹ سے زیادہ نہیں لیا۔ خدا آپ کو شاد رکھے۔ آپ براہ مہربانی میرے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں تو ممنون ہوں گا۔ خاکسار مرزا ظفر احمد

غیر مبایعین اور خلافت سے بغاوت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر "پیغام صلح" کا ناپاک افترا!

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس سالانہ جلسہ پر خلافت جوبلی کے چندہ کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:-

"آج سے پچیس سال قبل جماعت میں اس امر پر اختلاف ہوا۔ کہ خلافت ضروری ہے۔ یا نہیں۔ ایک بہت بڑے حصہ نے خلافت کی اہمیت کو تسلیم کیا۔ اور ایک چھوٹے حصے نے اپنے آپ کو دامنِ خلافت سے علیحدہ کر لیا۔ تاہم وہ بھی جوبلی منانے والے ہیں۔ گو ہم جس نعمت پر اللہ تعالٰے کا شکر ادا کر رہے ہیں۔ وہ اس نعمت کے انکار کے طور پر شکر ادا کر رہے ہیں۔ گویا ہم جہاں خلافت کی نعمت پر خوشی منا رہے ہیں۔ وہ اس سے بغاوت پر خوشی منا رہے ہیں"

ان واضح سادہ اور مبنی بر حقیقت الفاظ کو نقل کر کے اخبار "پیغام صلح" نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں جناب چودھری صاحب موصوف کے گورنمنٹ ممبر ہونے کا ذکر ایسے رنگ میں کیا ہے۔ کہ گویا گورنمنٹ ہند کے لا ممبر کے خلاف قانونی موشگافیاں کا فرض اسی کے ذمہ ہے۔

"پیغام صلح" نے ان الفاظ کی آڑ میں کہ "گویا ہم جہاں خلافت کی نعمت پر خوشی منا رہے ہیں۔ وہ اس سے بغاوت پر خوشی منا رہے ہیں" جماعت احمدیہ کو "غالی" "پیر پرست" "منحوس جراثیم کا شکار" "جاہ طلب" "غرض پرست" "بے راہ رو" "بے عقل" ایسے عامیانہ الفاظ سے یاد کیا ہے۔ جناب چودھری صاحب موصوف اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر ناروا طنز کئے ہیں۔ اگرچہ یہ طریق عمل "پیغام صلح" کا روزمرہ کا دستور ہے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ وہ ایک سادہ اور محض اظہار واقعہ پر ناراض ہو کر اس قسم کے الفاظ استعمال کرنے پر اُتر آتا ہے۔ کیا کوئی منصف مزاج غیر مبایع "پیغام صلح" کی اس حرکت کو درست قرار دے سکتا ہے۔

کون اس امر کا انکار کر سکتا ہے کہ جب مارچ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالٰے عنہ کے فرمودہ "خلیفے اللہ ہی بناتا ہے۔ میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا" ("پیغام صلح" ۲۴ فروری ۱۹۱۴ء) کے مطابق اللہ تعالٰے نے سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو جماعت احمدیہ کا خلیفہ ثانی مقرر فرمایا۔ تو غیر مبایعین نے خلافتِ حقہ سے بغاوت کی۔ اور قادیان کو چھوڑ کر لاہور کو نیا مرکز قرار دے لیا۔ اگر اہل پیغام کا دعوٰے ہوتا۔ کہ وہ خلافت کو مانتے ہیں۔ اور خلیفہ کی اطاعت کرتے ہیں تو بے شک ان کا حق تھا۔ کہ "خلافت سے بغاوت" کے نقطہ پر ناراض ہوتے لیکن جب واقعہ یہ ہے کہ غیر مبایعین نے چھ سال تک حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالٰے عنہ کی خلافت کو تسلیم کیا۔ ان کی بیعت کی۔ مگر خلیفہ دوم ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کی خلافت کا انکار کر دیا۔ اور بیعت سے روگردانی کی۔ اور لاہور میں جا بیٹھے۔ تو بتلایا جائے کہ اب ان لوگوں کے اس فعل اور رویہ کو خلافت کی اطاعت قرار دیا جائے۔ یا خلافت سے بغاوت کہا جائے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ خود ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" کو اس بغاوت پر ناز ہے۔ وہ اسی مقالہ میں لکھتے ہیں:۔

"لاکھ بار ہمیں باغی کہیں۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ایسی بغاوت بڑے ہی دل گردہ کا کام ہے۔ یہ کام وہی جانباز کر سکتے ہیں۔ جو کہ حق و صداقت کے عاشق اور غلو و باطل کے دشمن ہوں"

اگرچہ اس جگہ یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ کیا خلیفہ اول رض کے وقت "دل گردہ" موجود نہ تھا۔ اس وقت "جانبازی، حق و صداقت سے عشق اور غلو و باطل سے دشمنی" کا ظہور کیوں نہ ہوا؟ نیز یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو خلفاء راشدین کی اطاعت کرتے رہے۔ ان کو یکے بعد دیگرے خلیفہ مانتے رہے۔ ان میں یہ صفات موجود نہ تھیں۔ ان صفات سے متصف صرف وہی متمرد نفوس تھے جنہوں نے حضرت ابوبکر رض۔ یا حضرت عمر یا حضرت عثمان یا حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خلافت کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا تھا۔ لیکن میں ان باتوں کو اس وقت زیر بحث نہیں لاتا۔ بلکہ صرف یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ جس لفظ "بغاوت" کی آڑ میں غیر مبایعین کے آرگن نے اس قدر شور مچایا۔ وہ ان کا اپنے نزدیک قابلِ فخر کارنامہ ہے اور ان کے خیال میں وہ فعل بڑے ہی دل گردہ کا کام ہے۔

یہ درست ہے۔ کہ غیر مبایعین نے خلافت سے بغاوت کی۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ کہ اس کا باعث ان کا حق و صداقت سے عشق تھا۔ یا اس کا موجب غلو و باطل سے ان کی دشمنی تھی۔ کیونکہ ابھی حال ہی میں "پیغام صلح" نے غیر مبایع اکابر کی لاہور میں پہلی کانفرنس کی روداد کا اعادہ کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"سب نے باہم مشورہ سے یہ تجویز کیا۔ کہ پندرہ آدمی کا ایک وفد جناب میاں محمود احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے یہ عرض کرے۔ کہ آپ جماعت پر رحم فرمائیں۔ انجمن حضرت مسیح موعود کی اصل جانشین ہے۔ آپ اس کے پریزیڈنٹ اور جماعت کے امیر رہیں۔ پیر نہ بنیں یعنی احمدیوں کو اپنے ہاتھ پر بیعت توبہ کرنے کے لئے مجبور نہ کریں۔ اگر کسی کا جی چاہے۔ تو وہ بیعت کرے۔ مگر ہر ایک اس بیعت کے لئے مجبور نہ ہو"

(۲۷ دسمبر ۱۹۳۸ء)

اس عبارت کا صاف مطلب یہ ہے کہ لاہوری اکابر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو امیر المومنین یا جماعت احمدیہ کا امیر ماننے پر آمادہ تھے صرف اپنے کبر و انانیت کے باعث اپنے آپ کو بیعت کرنے سے مستثنیٰ کرانا چاہتے تھے۔ حالانکہ وہ سب حضرت خلیفہ اول رض کے ہاتھ پر قبل ازیں بیعت کر چکے تھے۔ مگر جب عہدِ خلافت ثانیہ میں ان کو ان کا مطلوبہ امتیاز حاصل نہ ہو سکا۔ تو انہوں نے خلافت کا ہی انکار کر دیا۔ فرمایئے۔ اب ان کے اس فعل کو کونسا دانشمند جذبہ عشق و صداقت کی فراوانی کا نتیجہ قرار دے سکتا ہے؟ یہ تو خلافت سے کھلی کھلی بغاوت اور محض نفس پرستی کے لئے بغاوت ہے۔ یہ بغاوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن۔ اور تعلیمات کی حفاظت کے لئے نہ تھی بلکہ محض ان کے موٹے۔ اور فربہ نفوس کے خدائی بادشاہت کے تنگ دروازہ میں داخل ہونے سے انکار کا مظاہرہ تھا۔ وبس۔ میرے نزدیک جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اسی تلخ حقیقت کو نہایت نرم الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔ نامعلوم "پیغام صلح" ان پر کیوں برافروختہ ہو رہا ہے؟

"پیغام صلح" نے اسی مقالہ میں ایک ناپاک اور نہایت مکروہ افترا بھی کیا ہے۔ لکھا ہے:۔

"چودھری صاحب موصوف نے جماعت لاہور کو باغی قرار دیا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ان کے خلیفہ صاحب آج سے بہت قبل ہمیں باغی قرار دے کر قتل کا فتوٰی تک صادر فرما چکے ہیں"

مگر یہ محض جھوٹ اور بہتان ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے کبھی جماعت لاہور یعنی غیر مبایعین کو باغی قرار دے کر ان کے قتل کا فتوےٰ صادر کیا۔ اگر "پیغام صلح" میں ہمت ہے۔ تو اس فتوےٰ کو پیش کرے۔ جس میں غیر مبایعین کو واجب القتل قرار دیا گیا ہے۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ "پیغام صلح" نے ایک جعلی چٹھی کی آڑ میں اور محض فرضی بہتانات پر بنیاد رکھ جماعت احمدیہ کے خلاف طوفان بے تمیزی برپا کیا تھا۔ اب یہ نیا شاخسانہ کھڑا کر اور سراسر جھوٹ اور کذب بیانی سے کام لے کر جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مجھے سخت افسوس ہے کہ غیر مبایعین مذہبی جماعت کہلانے کے باوجود اس قدر افترا پردازی سے کام لیتے ہیں۔ کیا ان میں اب ایسے لوگ بالکل موجود نہیں جو مخالفت کے باوجود سچ بولیں۔ اور دلائل سے نہ کہ مفتریات سے مقابلہ کریں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ یہ دروغ بیانی ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے اس لئے کی ہے۔ تا جناب چودہری صاحب اور جماعت احمدیہ کو بدنام کرے۔ مگر خدا تعالےٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ ان کے لئے ہر قدم پر ناکامی مقدر ہے۔ حق آخر غالب آتا ہے۔ ولو بعد حین

میں بالآخر پھر مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ غیر مبایعین اس تحریر کو پیش کریں جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ان کے قتل کا فتوےٰ صادر کیا تھا۔ اگر وہ ایسا نہ کریں اور ہرگز نہ کر سکیں گے۔ تو میں ان سے خدا کے نام پر درخواست کرتا ہوں۔ کہ کم از کم اس قسم کے افعال سے توبہ کریں۔ اور آئندہ اس ناپاک طریق سے مجتنب ہیں

خاکسار ابو العطاء جالندہری

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا اپنی وصیت کے متعلق اعلان

بخدمت کارپردازان مقبرہ بہشتی قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں موصی ہوں اور اپنی آمدنی کا دسواں حصہ ہمیشہ انجمن کو ادا کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ تا زیست ادا کرتا رہوں گا۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم نیز میں وصیت کر چکا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جو ترکہ ہو اسکا بھی دسواں حصہ صدر انجمن کو اشاعت اسلام کے کاموں کے واسطے دیا جائے۔ اور میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جائے۔ اس وصیت میں جو میں کر چکا ہوں۔ میں اتنی اصلاح کرتا ہوں۔ کہ جو دسواں حصہ میں دے چکا ہوں یا آئندہ دوں۔ اور جو کچھ میرے ترکہ میں سے دیا جائے۔ وہ اس شرط کے ساتھ مشروط نہیں۔ کہ میری لاش مقبرہ میں دفن کی جائے۔ بلکہ بغیر کسی شرط کے یہ سب رقم انجمن کی ہوگی۔ خواہ میں مقبرہ میں دفن کیا جاؤں یا نہ کیا جاؤں مقبرہ میں دفن کیا جانے کو میں محض اللہ تعالےٰ کی بخشش اور فضل اور رحم پر چھوڑتا ہوں نہ کہ کسی اپنے اعمال پر یا چندہ دینے کی شرط پر۔ یہ تحریک مجھے گزشتہ علالت کے ایام میں ہوئی۔ جبکہ میں بظاہر قریب المرگ تھا۔ اس وقت میں نے اپنی گزشتہ زندگی پر نظر کی۔ تو میں نے اپنے آپکو اس قابل نہ پایا کہ میں مقبرہ کے مقدس لوگوں میں بغیر اللہ تعالےٰ کے فضل کے داخل ہو سکوں۔ میں اپنی گناہ گاریوں۔ کمزوریوں ناکاریوں کا اقراری ہوں اور خدا تعالےٰ سے بخشش چاہتا ہوں۔ جس کے سوائے کوئی بخشتا نہیں۔ میں نے اسی وقت یہ وصیت لکھ کر اپنے سرہانے رکھ دی تھی۔ تاکہ میرے مرنے کے بعد آپ تک پہونچ جائے۔ مگر خدا نے رحمت کی۔ اور مجھے دوبارہ زندگی دی اس واسطے اب میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ یہ پرچہ میری وصیت کی مثل میں بطور ضمیمہ کے شامل کر لیا جائے۔ والسلام

مفتی محمد صادق عفی عنہ قادیان

یارب ایں آرزوئے من چہ خوش است

۱۹۳۹ء میں ہم جماعت احمدیہ کے افراد خلافت سلور جوبلی منانے والے ہیں۔ اور یہ تقریب اس لئے بھی مبارک ہے کہ ۱۸۸۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلسلہ احمدیہ میں بیعت لینی شروع کی۔ اس لئے پچاس سال گزرنے پر گولڈ جوبلی سلسلہ کی منائی جائے گی۔ لیکن میرے نزدیک ایک اور نہائت مبارک اور خوشکن امر ہے۔ جو یہ کہ مرسل یزدانی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ کی ولادت پر ایک سو سال گزرتا ہے گویا ایک صدی پوری ہوئی۔ کیونکہ آپ نے کتاب البریہ میں اپنی پیدائش کا سال ۳۹-۱۸۳۸ء لکھا ہے۔ اور موجودہ تحقیقات کے رو سے ۱۸۳۵ء ہو تو بھی تین سال کے بعد بچہ بات چیت سیکھتا۔ اور اپنے پاؤں پر چلنے لگتا ہے۔ گویا اس دنیا میں باقاعدہ شامل ہوتا ہے۔ اور اس کی جسمانی زندگی شروع ہوتی ہے۔ پس اس اعتبار سے بھی ۱۹۳۹ء ہی صدی پوری ہونے کا سال ہے۔ اس مبارک موقعہ پر میرے دل میں ایک آرزو ہے جسے میں قریباً دو سال سے اپنے سینے میں دبائے چلا آ رہا ہوں۔ وہ یہ کہ کوئی باہمت جوان اٹھے۔ اور مختلف تاریخی کتب کا مطالعہ کر کے انیسویں صدی میں مذاہب عالم کے ابتدائی حالات قلمبند کرے اور دکھائے کہ اس وقت اسلامی حکومتوں اسلامی علمی ومعاشی وصنعتی اداروں کی کیا کیفیت تھی۔ اور مسلمان ہندوستان میں اور ہندوستان سے باہر دیگر ممالک میں کس حال میں تھے۔ اور غیر مذہب والے علی الخصوص ہندوؤں۔ عیسائیوں یہودیوں وغیرہم کا کیا حال تھا۔ اور عام دنیا کی کیا حالت تھی۔ تاکہ ثابت ہو جائے کہ خدا نے جو نبی اور مصلح پیدا کیا تو بر وقت کیا۔ پھر چونکہ ایک انقلاب بہت بڑا انقلاب آپ (علیہ السلام) کے دست حق پرست پر مقدر تھا۔ اور اس کام کی بنیاد خود خدا تعالےٰ نے رکھی تھی۔ اس لئے ضرور تھا کہ آپکی پیدائش کے ساتھ ہی کئی قسم کے تغیرات تمام دنیا میں پیدا ہونے شروع ہو جاتے یقیناً ایسا ہی ہوا۔ لیکن اس کی تفصیل دکھانا ہمارا کام ہے۔ پھر آپکی بعثت اور ماموریت کا زمانہ جب شروع ہوا تو دکھایا جائے کہ دنیائے اسلام کس حال میں تھی اسکے علماء فضلاء صوفیاء امراء نہ صرف ہند میں بلکہ دیگر ممالک میں کیا کر رہے تھے۔ کون کونسے مذاہب ظہور پذیر ہو چکے تھے۔ اور ہر مذہب قدیم میں کون کونسی نئی تحریک شروع ہو چکی تھی کیونکہ یہ سب کچھ حضور ہی کی پیشوائی اور خیر مقدم کے لئے تھا۔ اور آپ کے لئے راستہ صاف ہو رہا تھا۔ پھر اسکے بعد بیسویں صدی کے ربع اول کا نقشہ کھینچا جائے۔ اور بالتفصیل تمام دنیا کے مذاہب اور اداروں اور حکومتوں کی تمدنی معاشرتی مذہبی علمی صورت حال پیش کی جائے اور انیسویں صدی کے ابتدا سے مقابلہ ہو تا معلوم ہو سکے۔ کہ کیا انقلاب ہو چکا ہے اور کیا انقلاب ہونے والا ہے۔ اور اس میں ہمارا کیا حصہ ہے۔

یہ مضمون بہت تفصیل چاہتا ہے۔ لیکن میں امید کرتا ہوں ناظرین کرام میرا مطلب سمجھ گئے ہوں گے۔ یونہی عبارت آرائی مقصود نہیں بلکہ کتب تاریخ ومختلف یادداشتوں اور اخبارات کے فائلوں اور مصنفین قدیم کی کتب سے حوالے نقل کر کے حالات دکھائے جائیں اب میں دریافت کرتا ہوں کہ ہے کوئی دردمند ہوشمند باہمت جوان تعلیم یافتہ جوان تاریخ کا شائق جو یہ کام مبارک کام اپنے ذمہ ہمت پر لے خدا تعالےٰ توفیق بخشے۔ کہ یہ کام اس جوبلی پر ہو جائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

الکمل

کیا موجودہ وید الشوری گیان ہیں

(۱)

موجودہ ویدوں کے متعلق ہندوؤں خصوصاً آریوں کے بڑے بڑے دعوے ہیں وہ انہیں الشوری گیان بتلاتے ہیں۔ یہ بھی دعویٰ ہے کہ یہی وید سرشٹی کے آغاز میں موجود تھے۔ جس پر تقریباً ایک ارب ستانوے کروڑ برس گزر چکے ہیں۔ لیکن خود ہندوؤں میں ایسے لوگ ہوتے رہے اور اب بھی ہیں جنہوں نے ویدوں کو الشوری گیان نہ کبھی تسلیم کیا اور نہ اسوقت تسلیم کرتے ہیں۔

ہندوستان میں دو عظیم الشان نبی یا اوتار گزرے ہیں۔ آؤ دیکھیں کہ ان اوتاروں کی ان ویدوں کے متعلق کیا رائے ہے۔

تین وید

ہندوستان کے ایک عظیم الشان نبی سری کرشن ہیں۔ ان کے زمانے میں تین وید تھے جو ان کی پیدائش سے سو دو سو سال پیشتر تصنیف ہو چکے تھے۔ اصل میں تو وید ایک ہی تھا۔ لیکن وید بیاس نے اس کے تین حصے کر دئے۔ اوّل رگوید رچاؤں یعنی دعاؤں کا وید ہے۔ گو یہ دعائیں سب دیوتاؤں کی تعریف میں ہیں۔ کوئی ایک سوکت (بند) بھی خالص خدا تعالےٰ کی حمد و ثنا میں نہیں پایا جاتا۔ دوسرا وید یجر ہے۔ اس میں قربانیوں کے متعلق تفصیلی حالات درج ہیں۔ قربانیوں کے جانوروں، قربانیوں کے متعلق دعاؤں اور قربانی کے باریک در باریک طریقوں کا مفصل ذکر ہے۔ تیسرا وید سام ہے۔ اس میں رگوید کا بہت سا حصہ ڈالا گیا ہے۔ اس کے علاوہ نئے اشعار (منتر) صرف ۷۸ ہیں۔ یہ گانے کے متعلق ہے یعنی دیوتاؤں کی تعریف میں کس طرح بھجن گائے جائیں اسکے منتروں پر سُر تال لگے ہوئے ہیں۔ خاص خاص آدمی اس کو گاتے ہیں۔

سری کرشن کے زمانہ میں یہی تین وید موجود تھے منوسمرتی میں بھی صرف تینوں کا ذکر ہے بدھ مت کے زمانہ تک بھی تین وید تھے۔

چوتھا وید

چوتھا وید جس کا نام اتھرو ہے بدھ مت کے زمانے میں کئی صدیوں بعد بنایا گیا وہ اپنی نوعیت میں پہلے تین ویدوں سے مختلف ہے۔ کیونکہ اس میں جن باتوں کا ذکر ہے۔ پہلے تین ویدوں میں نہیں اس میں ہر قسم کے گنڈے۔ تعویذ۔ منتر جنتر اور ہر قسم کے ٹوٹکے درج ہیں۔ مثلاً سانپ کے زہر کا علاج۔ تپ دق کا علاج۔ بیوی کی حفاظت کا منتر۔ جوئے میں کامیابی حاصل کرنے کا ٹوٹکا وغیرہ وغیرہ اس چوتھے وید میں بعض پیشگوئیاں بھی ہیں۔ جو کسی عارف باللہ نے بیان کیں۔ اور اتھرو وید کے مصنف نے تبرک کے طور پر ان کو اس وید میں درج کر دیا۔ ہندوؤں کے پنڈت ان پیشگوئیوں کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ معمے ہیں۔ یا پہیلیاں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ الہامی پیشگوئیاں ہیں۔ مثلاً کانڈ ۱۰ سوکت ۲ منتر ۲۶ تا ۳۳ میں کعبۃ اللہ کی تعریف اور اس کی فضیلت اور حضرت اسماعیل (جن کے نام پر اس وید کا نام اتھر وید رکھا گیا ہے۔ اور اتھرو بحوالہ منڈک اپنشد ۱-۱ برھما کے بڑے بیٹے کا نام ہے) کی قربانی اور حضرت ابراہیم (برھما) کے مکہ میں عارضی طور پر قیام پذیر ہونے کا ذکر ہے۔

یہ پیشگوئیاں اس وید کا امتیازی نشان ہیں۔ اسی سے مہاتما پتنجلی نے اس وید کو ویدوں کا سرتاج کہا ہے۔ اور اسی بنا پر اس وید کو پہلے تین ویدوں کے ساتھ شامل نہیں کیا جا سکتا۔ پہلے ویدوں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق زمانی یا مکانی نہیں پس اس بات کو صدق دل سے مان لینا چاہئے کہ وید دراصل ایک ہی تھا۔ وید بیاس نے آسانی کے لئے اس کے تین حصے کر دئے

حضرت کرشن اور وید

توحید اور رسالت کی روشنی سب سے اول اس ملک میں سری کرشن کے ذریعہ پھیلی اب دیکھئے کہ سری کرشن کا ویدوں کے متعلق کیا خیال تھا۔ دو حوالے گیتا سے پیش کئے جاتے ہیں۔

۱- (سے ارجن) تو تینوں ویدوں کو چھوڑ کر میری شرن میں آجا۔ اگر ایک بھی گناہ باقی رہ جائے۔ تو سہی۔ (گیتا ادھیائے ۱۸- شلوک ۶۶)

نوٹ:- قدیم نسخوں میں تینوں ویدوں کو چھوڑ کر" الفاظ موجود تھے۔ مگر جدید نسخوں میں تینوں ویدوں کی بجائے سب دھرموں کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔ تاہم اس تحریف سے اصل حقیقت چھپ نہیں سکتی۔ کیونکہ سری کرشن کے زمانہ میں سوائے ویدک دھرم کے اور کوئی دھرم موجود نہ تھا۔ پس سب دھرموں کو چھوڑنے سے یہی مطلب ہے کہ ویدوں کے دھرم کو چھوڑ دے۔

۲- چاروں طرف سے کامل و مکمل طور پر بھرے ہوئے تالاب کے ملجانے پر پانی کے ایک معمولی گڑھے کی جتنی حاجت انسان کو رہ جاتی ہے۔ صاحب علم اور عقلمند برہمن کو ویدوں کی اتنی ہی ضرورت ہے۔ (گیتا ادھیائے ۲ شلوک ۴۶)

ہندوستان کا دوسرا عظیم الشان نبی گوتم بدھ ہے۔ ان کا قول تھا۔ کہ تم لاکھ قربانیاں کرو۔ مگر اس سے تمہارے کئے ہوئے (گناہوں) کا ناش نہیں ہو سکتا۔ (تاریخ ہند مارسڈن) یعنی ویدک قربانیاں گناہوں کی بخشش میں کچھ دخل نہیں رکھتیں۔ لہذا بے سود ہیں۔ یہ کہہ کر گوتم بدھ نے سارے یجروید پر پانی پھیر دیا۔ بدھ مت کے پیروؤں کا ویدوں کے متعلق یہ فقرہ مشہور ہے۔

ترے ویدا سیہ کرتارا بہانڈ۔ دھورت نشاچرہ یعنی تینوں ویدوں کے رچنے والے بھانڈ۔ دھورت اور گنڈے تھے۔ (بحوالہ ماہوار اخبار "امرت" کراچی۔ بابت ستمبر ۱۹۳۰ء)

شوتیا شوترا پنشد کی رائے

شوتیا شوترا پنشد میں یہ فرمایا گیا ہے۔ کہ "جو شخص اس ابناشی (غیر فانی) پرم اکاشں (پرماتما) کو نہیں جانتا۔ جو رچاؤں (دعاؤں) کا تا پتر یہ ہے۔ اور جس میں سب دیوتا مقیم ہیں۔ وہ ویدوں سے کیا کرے گا جو اس کو جانتے ہیں۔ وہی شانتی سے رہتے ہیں۔

مطلب یہ کہ ویدوں کی رچاؤں سے شانتی نہیں مل سکتی۔ شانتی کا ذریعہ صرف خدا تعالےٰ کی ذات ہے۔ جو تمام رچاؤں اور دعاؤں کا صاحب ہے۔

اس اپنشد سے یہ بات بھی ظاہر ہو گئی کہ ویدوں کی تصنیف کے تھوڑے عرصہ بعد یعنی سری کرشن کے ظہور کے ساتھ ہی لوگ ویدوں سے بیزار ہو گئے تھے گیتا ویدوں کے مخالف۔ اور اپنشد بھی ویدوں کا مخالف۔ وید کو اگر کچھ قبولیت نصیب ہوئی تو اس زمانہ میں جب کہ سری کرشن کے ظہور سے پیشتر ہندوستان پر اسی طرح ظلمت چھائی ہوئی تھی جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پیشتر عرب پر۔

خود وید بیاس نے ویدوں کو ترک کر دیا

اوروں کو جانے دیجئے۔ خود وید بیاس جس نے ویدوں کی تدوین کی اور وید کو تین حصوں میں بغرض ذکر و فکر تقسیم کیا تھا۔ وہ بھی ویدوں کو چھوڑ بیٹھا اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ ساتویں صدی قبل مسیح میں حضرت زرتشت ایرانی نبی بلخ میں آئے۔ تو بیاس جی اپنے اطمینان قلب کی خاطر ہندوستان سے چلکر بلخ میں پہنچے تاکہ بعض سوالات کے تسلی بخش جواب حضرت زرتشت کے ذریعہ حاصل کریں۔ چنانچہ دونو کی ملاقات ہوئی۔ آپس میں تبادلہ خیالات اور سوال و جواب ہوئے۔ حضرت زرتشت نے اوستا کا ایک باب پڑھ کر بیاس جی کو سنایا۔ جس سے کامل تشفی اور اطمینان قلب نصیب ہوا۔ اب وہ ہندوستان کی طرف واپس لوٹے۔ اور زرتشتی مذہب کے ماننے والوں میں ہو گئے۔

جب خود ویدوں کے مؤلف اور مدوّن کا یہ حال ہو۔ تو اوروں کا کیا ذکر ہے۔ اور اس کتاب کو کیا فلاح نصیب ہو سکتی ہے جس کا مؤلف ہی اس سے بیزار ہو جائے

وید بیاس کے زرتشتی ہو جانے کا ثبوت پارسیوں کی کتاب دساتیر صفحہ ۱۹۱ سے ملتا ہے۔ اس کتاب کا ایک باب نامہ وخشور زرتشت ہے۔ اس میں ذیل کی عبارت ملاحظہ ہو۔

"اکنوں برہمنے بیاس نام از ہند آید
بس داناکہ بر زمین کم کس چناں است۔
چوں ایں آیہ برادخوانی۔ راست کیش شود
واز ہم آئینان تو گردد" یعنی (اے زرتشت) اب بیاس نام ایک برہمن تیرے پاس ہند سے آئے گا۔ وہ بہت دانا اور عالم ہے۔ اس جیسے زمین پر بہت کم آدمی ہیں۔ جب یہ آیت تو اس کو پڑھ کر سنائیگا تو سچے مذہب کو مانا اور تیرا ہم آئین (ہم مذہب) ہو جائے گا۔

بدھ مت کا دور

چھٹی صدی قبل از مسیح میں گیوتم بدھ کا ظہور ہوا۔ جس کی پاک تعلیم کی بدولت سچے مذہب یعنی بدھ مت کو دن دونی۔ رات چوگنی ترقی نصیب ہوئی۔ خدا نے نبوت کے ساتھ بدھوں کو حکومت بھی ایسی بخشی کہ نہ اس سے پہلے کسی راجہ مہاراجہ کو نصیب ہوئی تھی۔ اور نہ اس کے بعد کسی ہندو راجہ کو نصیب ہوئی۔ ہماری مراد مہاراجہ چندر گپت اور اشوک کی سلطنت سے ہے۔ ایسے شاندار اور با اقبال زمانہ کے اندر ویدوں کی جو حالت ہوئی۔ وہ یہ تھی۔ کہ بدھ لوگ ویدوں کو قابل نفرت سمجھ کر پاؤں تلے روندتے تھے اور جس رنگ میں ممکن تھا۔ انہوں نے ان کے فنا کرنے کی کوشش کی۔ نتیجہ یہ کہ لوگ ویدوں کی تعلیمات کو کلی طور پر بھول گئے۔ اور ویدوں کا صرف نام ہی نام رہ گیا۔

اسلام کا زمانہ

بدھ مت کے زوال کے بعد جب اسلام ہندوستان میں پہنچا۔ تو ہندوستانیوں کی آنکھیں توحید کے نور سے از سرنو منور ہوئیں چنانچہ شنکر آچاریہ۔ رامانج چیتنیہ۔ کبیر صاحب اور باوا نانک جیسے موحد پیدا ہوئے۔ جنہوں نے اپنے پرچار سے ہندو قوم میں توحید پھیلائی۔ اور از سرنو لوگ ایک سچے خدا کے نام سے واقف ہوئے۔ اور ہزاروں ہندوؤں نے ہندو مذہب کو چھوڑ کر اسلام کی شرن لی۔ مذکورہ بالا مہاتماؤں نے کبھی اپنے پرچار میں وید کا نام نہیں لیا۔ بلکہ اسکے خلاف کہتے رہے چنانچہ باوا نانک علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎
پڑھ پڑھ پنڈت منی تھکے ویدوں کا ابھیاس
ہر نام چیت نہ آیو ئی ہنہ نج گھر ہووے واس

یعنی پنڈت اور منی سب ویدوں کو غور سے پڑھ پڑھ کر تھک گئے لیکن اس وید خوانی سے نہ ان کے دلوں میں خدا کا نام بسا اور نہ وہ خدا کا قرب حاصل کر سکے۔

شہنشاہ اکبر کے زمانہ میں تلسی داس جی گذرے ہیں۔ جو ہندی رامائن کے مصنف ہیں اور ہندوؤں میں ان کو بہت بڑی عزت حاصل ہے وہ ویدوں کے بارے میں یوں فرماتے ہیں۔ ؎
چرت سندھ گرجا رمن وید نہ پادیں پار
برنوں تلسی داس کم۔ ات مت مند گوار

یعنی شوجی اور پاربتی کی اونچی شان کو وید بیان نہیں کر سکتے۔ پھر تلسی داس جیسا کم رتبہ شخص ان کی تعریف کیسے کر سکتا ہے۔ یہ ویدوں کی ہجو ملیح ہے۔ تلسی داس کے خیال میں جس کتاب میں شوجی اور پاربتی جی کی تعریف مذکور نہیں وہ کتاب ہی کیا ہے؟ اور حقیقت یہ ہے کہ فی الواقعہ ویدوں میں شوجی (حضرت آدم) اور پاربتی جی (حضرت حوا) کا ذکر نہیں جیسا کہ (غنیمت اللہ گوہر بی۔ اے)

دیہات سدھار موضع ونجواں تحصیل بٹالہ کے ایک جلسہ کی روئداد

۱۲ دسمبر ۱۹۳۸ء کو انتظامیہ کمیٹی انجمن دیہات سدھار ونجواں کا اجلاس زیر صدارت چوہدری نور محمد صاحب پریذیڈنٹ انجمن دیہات سدھار ونجواں منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل قرار دادیں پیش ہو کر منظور ہوئیں۔

۱۔ انتظامیہ کمیٹی انجمن دیہات سدھار ونجواں کا یہ اجلاس افسران انجمن ہائے امداد باہمی ضلع گورداسپور کی توجہ انجمن امداد باہمی قرضہ ونجواں کے ایک اجلاس عام منعقدہ $\frac{11}{38}$ ۵ کی طرف مبذول کراتا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پیش ہو کر منظور ہوئیں۔

اول۔ اس انجمن کا پریذیڈنٹ چوہدری محمد طفیل صاحب کو مقرر کیا جائے اور تحریری کام کا اختیار محمد رمضان صاحب انور سکرٹری انجمن دیہات سدھار ونجواں کو دیا جائے۔

دوم۔ چونکہ اس انجمن کی انتظامیہ کمیٹی ایک ہی خاندان پر مشتمل ہونے کی وجہ سے من مانی کارروائیاں کرتے کرتے اپنا اعتماد بالکل کھو چکی ہے جس کی وجہ سے انجمن کے ممبران کی اکثریت انجمن سے کما حقہ فائدہ اٹھانے سے مدت سے محروم چلی آرہی ہے۔ اس لئے انجمن ہذا کا یہ اجلاس عام مذکورہ بالا کمیٹی کے خلاف عدم اعتماد کی تجویز پاس کرتا ہوا مندرجہ ذیل نئی انتظامیہ کمیٹی کا انتخاب کرتا ہے۔

پریذیڈنٹ چوہدری نقیر محمد صاحب وائس پریذیڈنٹ چوہدری نواب دین صاحب خزانچی چوہدری بشیر احمد صاحب دیگر ممبران انتظامیہ چوہدری حشمت علی صاحب و چوہدری دین محمد صاحب سکرٹری محمد رمضان صاحب انور بشاہرہ ۶/ روپے ماہوار مقرر ہوا۔ نیز سیکرٹری کا فرض ہوگا کہ وہ اسی تنخواہ پر انجمن کے ناخواندہ ممبران کو تعلیم بھی دے (نوٹ:۔ سابق سکرٹری مبلغ ۲۰/ روپے ماہوار تنخواہ لیتا ہے اور سابق پریذیڈنٹ کا حقیقی فرزند ہے)

سوم:۔ چوہدری نبی بخش صاحب سابق پریذیڈنٹ کو اس کارروائی کی نقل بھیج کر ان سے انجمن کی کتب اور دیگر سامان حاصل کر کے چوہدری بشیر احمد صاحب کے حوالہ کر دیا جائے اگر وہ انجمن کی کتب اور سامان دینے سے انکار کریں تو افسران بالا کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کی جائے

چہارم:۔ اس کارروائی کی نقل انسپکٹر صاحب انجمن ہائے امداد باہمی حلقہ بٹالہ کی خدمت میں بھیجی جائے۔ اس تمام کارروائی کی نقل بذریعہ چٹھی نمبر ۱۲ مورخہ $\frac{11}{38}$ ۸ کو انسپکٹر صاحب انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ حلقہ بٹالہ کی خدمت میں بھیجی گئی۔

چونکہ حلقہ بٹالہ کے افسران نے اس کی طرف توجہ نہیں کی بلکہ وہ انتظامیہ کمیٹی جو کہ اپنا اعتماد کھو چکی ہے اس کی حمایت شروع کر دی ہے لہذا اجلاس ہذا افسران بالا کی خدمت میں مؤدبانہ لیکن پر زور گذارش کرتا ہے کہ اس کے متعلق فوری کارروائی کی جائے ورنہ انجمن کو سخت نقصان پہنچنے کا احتمال ہے جس کی سب سے زیادہ ذمہ داری چوہدری محمد شریف صاحب سب انسپکٹر حلقہ علی وال پر ہوگی۔

۲۔ اس کارروائی کی نقول جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور جناب اسسٹنٹ رجسٹرار صاحب بہادر انجمن ہائے امداد

دو۲ احمدی خواتین کا افسوسناک انتقال

قصبہ سیسی پیر میں دو جوان خواتین رابعہ بادعلی بیگم زوجہ مسٹر غلام حسین بھنوں صاحب اور صغیرہ بیگم صاحبہ زوجہ عبد الرحمن صاحب زچگی کی حالت میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون صغیرہ بیگم صاحبہ نے دو لڑکے اور رابعہ بیگم صاحبہ نے دو لڑکے اور دو لڑکیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں۔ دونوں نہایت ہی نیک اور دیندار احمدی خواتین تھیں رابعہ بیگم صاحبہ کی موت خاص طور پر جماعت احمدیہ سیسی پیر کے لئے ایک اندوہناک سانحہ ہے کیونکہ شادی سے قبل سے کر اپنی موت تک باوجود کثرت مصروفیت کے وہ خاص طور پر لڑکوں کو تعلیم دینے میں کوشاں رہیں۔ خدا تعالیٰ دونوں بہنوں کو اپنی رحمت کے آغوش میں جگہ دے۔ ان کے بچوں کو اپنی کفالت میں لے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ رابعہ اہلیہ۔

فلسطین میں عربوں پر المناک تشدد

قاہرہ کے ایک اخبار "الشباب" کے نامہ نگار نے فلسطین میں عربوں کے قتل عام کی ایک زہرہ گداز اطلاع بھیجی ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ مقام سیلۃ الحارثیہ میں تفتیش اور خانہ تلاشی کے وقت جو قتل عام کیا گیا۔ اس میں چار کمسن بچے بھی قتل کئے گئے۔ جن کی عمریں آٹھ اور دس سال کے درمیاں تھیں۔ اس طرح قریہ اور تاج میں ۱۹ اشخاص موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے جبکہ وہ اپنے گھروں میں بیٹھے تھے۔ ان میں عورتیں۔ بچے اور بوڑھے بھی شامل تھے۔ گاؤں ویران کر دیا گیا۔ قریہ بیت فوریک میں جوانوں کو چن چن کر اسطرح قتل کیا گیا۔ کہ انہیں دیوار کے ساتھ ایک قطار میں کھڑا کر دیا گیا۔ اور سب گولیوں سے اڑا دیئے گئے۔

حکومت برطانیہ کے وزیر نوآبادیات نے ان مظالم کی خبروں کو بے بنیاد قرار دیا تھا۔ اس سلسلے میں معلوم ہوا ہے۔ کہ لجنۃ الدفاع فلسطین (دمشق) کے صدر نے وزیر نوآبادیات کو ایک برقی پیغام بھیج کر چیلنج کیا ہے۔ کہ وہ ان واقعات کی تحقیق کرے۔ اور کہا ہے۔ کہ ہمارے پاس ان واقعات کو ثابت کرنے کے لئے شہادتیں موجود ہیں۔ صدر نے کہا ہے کہ حکومت ان واقعات کی تحقیق کے لئے ایک کمشن بھیجے۔ اس کے سامنے یہ شہادتیں پیش کی جائیں گی۔

اس سلسلے میں مجلس تحفظ فلسطین قاہرہ کے صدر محمد علی طاہر نے دو برقیے شاہ برطانیہ وزیر اعظم اور وزیر خارجہ برطانیہ اور برطانوی اخبارات کو بھیجے تھے۔ ایک تار ۱۷ دسمبر اور دوسرا ۲۲ دسمبر کو بھیجا گیا تھا۔ مگر برطانوی اخبارات میں سے کسی نے اس تار کو شائع نہیں کیا۔

پہلے تار میں صدر مجلس نے لکھا تھا۔ کہ اگرچہ حکومت برطانیہ ان مظالم کے واقعات کی تردید کرتی ہے۔ جو فلسطین میں برطانوی فوج سے منسوب کئے جاتے ہیں۔ مگر ایسے واقعات کی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ کہ نابلس کے شرفاء اور مجاہدوں کے ساتھ بدسلوکی کی گئی۔ یاسینہ کے علاقہ کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا گیا۔ حیفہ اور بلبیون میں بے قصور باشندوں کا قتل عام کیا گیا۔ ایسے واقعات کی موجودگی میں گول میز کانفرنس کیونکر کامیاب ہو سکے گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ پہلے ان مظالم سے ہاتھ روکا جائے۔ امن وسکون کی فضا پیدا کی جائے جیسی اسلامی عرب حکومتوں کے تابع اس علاقے میں گذشتہ تیرہ سو سال سے رہی ہے۔

دوسرے تار میں صدر مجلس تحفظ فلسطین نے بیان کیا تھا۔ کہ ۱۶ دسمبر کو قریۃ الجبل میں عورتوں پر حملہ کیا گیا۔ بعض قتل کر دی گئیں بعض کے زیورات چھین لئے گئے۔ تیس مکانوں کو آگ لگا دی گئی۔ پانچ آدمیوں کو گرفتار کر کے ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں۔ اور پھر ان کے سر کچل کر انہیں قتل کر دیا گیا۔ ۱۲ دسمبر کو غزوہ کے میئر کو بستر علالت سے گرفتار کر کے زندان میں ڈال دیا گیا۔

پندرہ دسمبر کی صبح کو برطانوی فوج جبرون میں داخل ہوئی۔ اور مکانوں پر حملہ کر کے مکینوں کو تازیانے مارنے شروع کر دیئے اور اسطرح مار مار کر انہیں شہر سے نکال دیا۔ مکانوں اور دوکانوں کو لوٹا۔ اور جلا دیا۔

آٹھ سو آدمی گرفتار کر لئے گئے۔ ۱۹ دسمبر کو یطہ کے دیہاتیوں کو گرفتار کر کے جبرون لائے۔ انہیں تازیانے مار مار کر مجبور کیا گیا کہ وہ برطانیہ کی تعریف کریں۔ اور مفتی اعظم کو گالیاں دیں۔ ان کے انکار پر ان پر ہوائی جہازوں سے بمباری کی گئی۔ ساٹھ عرب قتل اور سو زخمی ہوئے۔ اور اپنے آپ کو حق بجانب ثابت کرنے کے لئے برطانوی فوج نے اعلان کر دیا۔ کہ یہ باغی تھے۔ جو برطانوی فوج پر حملہ کرنے کے لئے آئے تھے۔

34

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شنگھائی ۵ جنوری۔ چین کے جنوب مغربی صوبوں میں چینی افواج کے کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ جاپانی افواج کے مقابلہ کے لئے ہر قسم کی تیاریاں عمل میں لائی جا چکی ہیں۔ خلیج کی طرف جانے والی تمام سڑکیں تباہ کر دی گئی ہیں۔ اور سامان خورد و نوش کے ذخائر دور افتادہ مقامات میں پہنچا دیئے گئے ہیں۔

بمبئی ۵ جنوری۔ ۳ جنوری کو ۳۰۰ یہودیوں کا ایک قافلہ شنگھائی جاتا ہوا یہاں سے گزرا۔ یہودیوں نے بمبئی میں اتر کر شہر کی سیر کرنے کی اجازت طلب کی۔ مگر بندرگاہ کے حکام نے انہیں اترنے کی اجازت نہ دی۔ ایک اخباری نمائندہ نے ان سے بعض سوالات کئے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم کوئی بات نہیں کہنا چاہتے کیونکہ ہم جو کچھ کہیں گے اسے آپ شائع کر دیں گے۔ اور پھر وہ حالات جرمنی پہنچیں گے اور اس کا نتیجہ جرمنی میں باقی ماندہ یہودیوں کو بھگتنا پڑے گا۔

واشنگٹن ۵ جنوری۔ صدر جمہوریہ امریکہ نے امریکن کانگرس کو مشورہ دیا ہے کہ دفاعی پروگرام کو مکمل کرنے کے لئے پانچ کروڑ ڈالر منظور کرے۔ تا یہ پروگرام اسی سال کے اندر ختم ہو جائے۔

قاہرہ (عربی ڈاک) شہر قاہرہ کی بنیاد ۳۵۹ھ میں رکھی گئی تھی۔ اس لئے حکومت مصر نے فیصلہ کیا ہے کہ سنہ ۱۳۵۹ھ میں اس کا ہزار سالہ جشن تاسیس منایا جائے۔ اسی سال جامعہ ازہر کا بھی ہزار سالہ جشن منانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

بنوں ۵ جنوری۔ بنوں کے حملہ کے مصیبت زدگان میں تقسیم کرنے کے لئے حکومت سرحد نے ۲۰ ہزار روپیہ کی رقم منظور کی تھی۔ جو آج ۸۵ اشخاص میں تقسیم کی گئی۔ ان اشخاص میں چھوٹے چھوٹے دکاندار اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جو زخمی ہوئے تھے۔

بمبئی ۵ جنوری۔ کانگرسی صوبوں میں مسلمانوں کے ساتھ ناانصافیوں کے واقعات پیش کرنے کے متعلق پنڈت جواہر لال نہرو نے مسٹر جناح کے لئے جو بیان شائع کرایا تھا۔ اور لکھا تھا۔ کہ وہ تحقیقات کے لئے ایک آزاد کمیشن مقرر کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ اس کے جواب میں مسٹر جناح نے لکھا ہے کہ میں اپنے مظالم کو ایک غیر جانبدار کمیٹی کے سامنے پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن پہلے یہ طے ہو جانا چاہیئے۔ کہ اس کمیٹی کا دائرہ تحقیقات اور اختیارات کیا ہوگا۔ اور وہ اپنی رپورٹ کس کے سامنے پیش کرے گی اور پھر اس رپورٹ کے مطابق کارروائی کرنے کا کون مجاز ہوگا۔

احمد آباد ۴ جنوری۔ ریاست راجکوٹ میں اپنی تحریک کی کامیابی کے بعد سردار پٹیل نے کاٹھیاواڑ کی تمام ریاستوں میں ذمہ دارانہ طرز حکومت قائم کرنے کا تہیہ کیا ہے تمام ریاستوں کو نوٹس دیدیئے جائیں گے۔ جن کی اگر تعمیل نہ کی گئی تو ستیہ گرہ شروع کر دیا جائے گا۔

الہ آباد ۴ جنوری۔ یوپی کے وزیر مال نے ایک تقریر کے دوران میں کہا ہے کہ حکومت بہت جلد بقایا لگان معاف کر دینے کا اعلان کر دے گی۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس طرح قریباً ۲ کروڑ کی رقم معاف کی جائیگی۔ اور چونکہ اس سے تعلقہ داروں کو بھی نقصان پہنچے گا۔ اس لئے ان میں اس خبر سے بہت بے چینی پھیلی ہوئی ہے حکومت عنقریب اس کے متعلق ایک قانون بنانے والی ہے۔

چنگ کنگ ۴ جنوری۔ جاپان کے وزیر اعظم کے استعفیٰ کا چینی حلقوں میں یہ مطلب لیا جا رہا ہے کہ چین پر حملہ کی وجہ سے جاپان بہت سی مشکلات میں پھنس گیا ہے۔ اس کے خزانے میں کمی واقع ہو گئی ہے اور اپنی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لئے اب اسے ڈکٹیٹر شپ کے قیام کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

واشنگٹن ۴ جنوری۔ صدر جمہوریہ امریکہ نے ملک کی حالت پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ جنگ کی چنگاری جو شاید ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی فی الحال دب گئی ہے۔ لیکن ابھی امن قائم نہیں ہوا ہر طرف سے فوجی اور اقتصادی جنگ کے شعلے اٹھ رہے ہیں۔ اور ایسے طوفان اٹھ رہے ہیں۔ جو ہمارے مذہب اور آزادی اور بین الاقوامی خوش اعتمادی کے لئے خطرہ کا موجب ہو سکتے ہیں۔ امریکہ اس صورت حالات کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اور ہم دوسرے ممالک کی خلاف امن سرگرمیوں سے بے تعلق نہیں رہ سکتے۔ دنیا کی رائے بدلنے کے لئے جنگ کی ضرورت نہیں۔ تاہم ہمیں بزدلی کو ترک کر کے ظالم کا مقابلہ کرنے کے لئے جرأت دکھانی چاہیئے۔

سکندر آباد ۵ جنوری۔ نظام گورنمنٹ نے حدود ریاست میں کسی قسم کا پروپیگنڈا کرنے۔ والنٹیر بھرتی کرنے فنڈ جمع کرنے اور کسی قانون کے خلاف منافرت پھیلانے کی ممانعت کا قانون نافذ کر دیا ہے۔

استنبول (بذریعہ ڈاک) ترکی حکومت نے ان تمام ترکوں کی جو انقلاب کے بعد دیگر ممالک میں چلے گئے تھے۔ عام معافی کا اعلان کر کے واپسی کی اجازت دیدی تھی۔ اس پر قریباً ۵۰ ترک اپنے وطن میں واپس آکر کاروبار میں مشغول ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان لوگوں کے مالی نقصان کی تلافی کا سوال بھی حکومت کے زیر غور ہے۔

کابل (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ جلال آباد میں ایک عظیم الشان مرکز پرواز کی تعمیر بڑی سرعت کے ساتھ کی جا رہی ہے ۵ ہزار سے زائد آدمی اس کام پر لگے ہوئے ہیں۔

دہلی ۵ جنوری۔ وائسرائے کیمپ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ فیڈرل کورٹ کے جج آنریبل جسٹس مکند رام راؤ جیکر کو پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی کا ممبر بنا دیا گیا ہے۔

قاہرہ ۵ جنوری۔ اخبار الشباب کے فلسطینی نامہ نگار نے متعدد واقعات کمسن بچوں۔ بوڑھوں اور عورتوں کے قتل عام کے تحریر کئے ہیں۔ نیز لکھا ہے کہ ایک قریہ میں تمام نوجوانوں کو ایک دیوار کے ساتھ قطار میں کھڑا کر کے سب کو گولیوں سے اڑا دیا گیا۔ وزیر نوآبادیات برطانیہ نے ایسی تمام خبروں کو بے بنیاد قرار دیا تھا مگر لجنۃ الدفاع فلسطین کے صدر نے انہیں تار دیا ہے کہ ان واقعات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے جس کے سامنے ہم ان کے صحیح ہونے کی شہادات پیش کریں گے۔

پٹنہ ۵ جنوری۔ ۱۴ جولائی ۱۹۳۷ء کو ای۔ آئی۔ آر بہیٹہ کے مقام پر ریلوے کا جو حادثہ ہوا تھا۔ اس میں ۱۰۷ اشخاص ہلاک اور ۱۱۷ مجروح ہوئے تھے۔ الہ آباد ہائی کورٹ کے ایک جج نے تحقیقات کے بعد قرار دیا تھا۔ کہ اس میں دیناپور کے ڈپٹی کنٹرولر کا قصور ہے۔ حادثہ سے چند گھنٹے پیشتر پنجاب میل کو گذرتے ہوئے اس مقام پر جھٹکا محسوس ہوا تھا اور اس کے بعد ڈرائیور نے ڈپٹی کنٹرولر کو اس کی اطلاع کر دی تھی۔ مگر اس نے کوئی احتیاطی تدبیر نہ کی۔ اب عدالت نے ڈپٹی کنٹرولر مذکور کو ۵۰۰ روپیہ جرمانہ یا عدم ادائیگی کی صورت میں ایک ماہ کا حکم دیا ہے۔

کراچی ۵ جنوری۔ ایک عورت ہاتھ میں ہینڈ بیگ لئے ایک دکان میں سودا خریدنے کے لئے داخل ہو رہی تھی۔ کہ ایک گدھ نے جھپٹ کر بیگ اس سے چھین لیا اور مکان کی چھت پر جا بیٹھا۔ لوگوں نے پتھر وغیرہ مار کر اسے اڑانے کی کوشش کی۔ تو وہ بیگ بھی چونچ میں لئے ہوئے پرواز کر گیا۔

کراچی ۵ جنوری۔ ضلع جیکب آباد کے جس علاقہ میں مٹی کا تیل دریافت ہوا۔ وہ خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ کی ملکیت ہے۔ برما شیل کمپنی کے ماہرین اس کا مکمل سروے کرنے کے لئے بلائے گئے ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی